ہے اور اس طرح کی راے عام اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب معاشرہ اچھے افراد پر مشتمل ہو۔ ان افراد کو صالح بنیادوں پر ایک اجتماعی نظام میں منسلک کیا گیا ہو اور اس اجتماعی نظام میں اتنی طاقت موجود ہو کہ برائی اور بُرے اس میں نہ پھل پھول سکیں اور نیکی اور نیک لوگ ہی اس میں اُبھر سکیں۔ اسلام نے اس کے لیے بھی ہم کو تمام ضروری ہدایات دے دی ہیں۔

اگر مندرجہ بالا تینوں اسباب فراہم ہو جائیں تو جمہوریت پر عمل درآمد کی مشینری خواہ کسی طرح کی بنائی جائے، وہ کامیابی کے ساتھ چل سکتی ہے۔ اور اس مشینری میں کسی جگہ کوئی قباحت محسوس ہو تو اس کی اصلاح کر کے بہتر مشینری بھی بنائی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد اصلاح وارتقا کے لیے صرف اتنی بات کافی ہے کہ جمہوریت کو تجربے کا موقع ملے۔ تجربات سے بتدریج ایک ناقص مشینری بہتر اور کامل تر بنتی چلی جائے گی۔ (ایضاً، ص ۲۷۹-۲۸۳)

متبنّٰی کی ولدیت کی شرعی حیثیت

س : سورۂ احزاب آیت نمبر ۵ کے حوالے سے قرآن وسنت کی روشنی میں درج ذیل سوالوں کے جواب مطلوب ہیں:

۱- کیا کسی گود لیے گئے یا متبنّٰی کو کسی بھی صورت میں اپنے حقیقی باپ کے سوا کسی اور کی ولدیت سے پکارا یا لکھا جاسکتا ہے؟

۲- اگر نادانستگی یا غلطی سے بچے کے پیدایشی سرٹیفیکیٹ، شناختی کارڈ، اسناد اور نکاح نامے میں ولدیت حقیقی باپ کے بجاے پالنے والے یا گود لینے والے کی لکھ دی گئی ہو تو کیا اس میں تبدیلی ضروری ہے؟

۳- ایسے غلط اندراج جس میں ولدیت حقیقی باپ کی بجاے گود لینے والے کی تحریر ہو اگر اس کو تبدیل نہ کیا جائے تو شرعاً یہ کس درجے کا جرم ہوگا؟

۴- اختصار کے ساتھ اس حکم کی حکمت بھی بیان فرما دیں تو شکر گزار ہوں گا۔

۵- جن بچوں کے لیے یہ فتویٰ درکار ہے وہ اب بالغ ہو چکے ہیں۔ پاکستان میں زیرتعلیم ہیں، جب کہ اُن کے تمام کاغذات میں لے پالک والد کا نام لکھا ہوا ہے۔

اب اگر اُن کے تمام کاغذات میں نام تبدیل کرایا جائے گا تو یہ مسئلہ پیدا ہوگا کہ پہلے اُن کے لے پالک والد کا نام کیوں لکھا گیا تھا؟ وہ قانونی گرفت میں آسکتے ہیں کیوں کہ اُن کے لے پالک والد سعودی عرب میں ملازم ہیں جہاں ان کے خلاف دھوکا دہی کا مقدمہ ہوسکتا ہے۔

جواب: ۱- کسی گود لیے یا متبنّٰی کو کسی بھی صورت میں اپنے باپ کے سوا کسی اور کی ولدیت سے نہیں پکارا جاسکتا اور نہ لکھا ہی جاسکتا ہے۔

۲- اگر نادانستگی یا غلطی سے بچے کے پیدایشی سرٹیفکیٹ، شناختی کارڈ، اسناد اور نکاح نامے میں ولدیت حقیقی باپ کے بجاے لے پالک کی لکھ دی گئی ہو تو اس میں تبدیلی ضروری ہے۔

۳- ایسے غلط اندراج جس میں ولدیت حقیقی باپ کے بجاے گود لینے والے کی تحریر کی گئی ہو اگر اسے تبدیل نہ کیا گیا تو قرآنِ پاک کے صریح حکم کی خلاف ورزی اور دورِ جاہلیت کی روایت اور رسم و رواج پر عمل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے: اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ (احزاب ۳۳:۵) ''انھیں اپنے باپوں کے نام کے ساتھ پکارو''۔ اگر کاغذات میں اپنے حقیقی باپ کے بجاے گود لینے والے یا متبنّٰی بنانے والے کا نام لکھا گیا ہے تو وہ اس حکم کی صراحتاً خلاف ورزی ہے۔ یہ شرعاً اس درجے کا حکم ہے جس درجے کا حکم نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کے حکم کی خلاف ورزی کے لیے ہے۔

۴- بچے اگرچہ بالغ ہوچکے ہوں پھر بھی ولدیت کی تبدیلی لازم ہے۔ رہی یہ بات کہ اس میں حکمت کیا ہے تو حکمت نسب کی حفاظت ہے اور وراثت وغیرہ کے احکام پر عمل درآمد ہے۔ اگر تبدیلی نہ کی گئی تو کل ان لوگوں کی اولاد کا دادا وہ بن جائے گا جس کو کاغذات میں والد لکھا گیا ہے اور اس کی اولاد کے ساتھ ان لوگوں کی اولاد کا نکاح ناجائز ہوجائے گا جو حکمِ شرعی کو تبدیل کردینا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی حکمتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔ تبدیلی کے لیے جو مسئلہ بھی پیدا ہوتا ہو، اس کا سامنا کیا جائے۔ ان شاء اللہ شریعت پر عمل کرنے کے نتیجے میں نفع ہوگا، نقصان نہیں ہوگا۔ دل سے حقیقی باپ کے نام کے اندراج کا عزم کرلیں۔ پھر اس کے لیے دعا کرتے رہیں اور تدبیر بھی سوچتے رہیں، مثلاً لے پالک والد، ملازمت سے ریٹائر ہوجائیں تو قانونی گرفت میں آنے کا اندیشہ نہ رہے گا۔ اُس وقت تبدیلی کرالی جائے۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)